اِدارۃ خدمۃ القرآن الکریم کراچی

دورۃ القرآن الکریم وعلومہ

سبق نمبر (14)

زیرِ تدریس خادم القرآن الکریم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

رئیس مرکز الافتاء والارشاد گلستانِ جوہر کراچی

ہر جمعہ صبح 9:00 تا 11:00

بمقام: مسجد اختر گلستانِ جوہر، بلاک ۱۲، کراچی

دورۃ القرآن الکریم وعلومہ

رابطہ نمبر +92 332 3158542 +92 332 3264993

بذریعہ انٹرنیٹ LIVE موبائل ایپ Ghurfa www.HazratFerozMemon.org

اعجاز القرآن

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد:

اعجاز القرآن سے مراد قرآن پاک کی معجزانہ شان ہے مفرد الفاظ، ترکیب کلمات، اسلوب بیاں، خلوص مقاصد، جامعیت مضامین، ربط آیات، حقائق، انتہائے بلاغت، اخبار بالمغیبات، اثرات اور عدیم النظیر تحفظ وغیرہ جملہ وجوہِ اعجاز سے فضلائے زمانہ، دانشورانِ عالم، عرب کے تمام فصحاء بلغاء اور جملہ قحطانی و عدنانی ادیب و خطیب اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہے ہیں اور رہیں گے کیونکہ یہ کلام خالق ہے اس کا مقابلہ کرنے سے ساری مخلوق عاجز ہے۔

پیشتر اس کے کہ ان وجوہِ اعجاز کی تفصیل کی جائے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ معجزہ کیا ہے اور اعجاز کسے کہتے ہیں؟

معجزہ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی عام عادت دو الگ الگ حقیقتیں ہیں یہ کائنات جن اسباب پر قائم ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی عادتِ عامہ کے تحت ظہور میں آتے ہیں عادتِ عامہ کے خلاف کسی فعل کا اظہار رب العزت کی قدرت سے خارج نہیں اسباب کا سارا سلسلہ قدرت کے ماتحت ہے قدرت اسباب کے ماتحت نہیں اس ہمہ گیر قدرت **اللّٰہ الذی خلق سبع سمٰوات ومن الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن لتعلموا ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر و ان اللّٰہ قد احاط بکل شیءٍ علما.** (پ۲۸ الطلاق ۱۲) کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ کبھی کبھی ایسے فعل بھی صادر فرماتے ہیں جو عام اسباب کے خلاف ہوں یہی خرقِ عادت ہے جس میں عام عادت ٹوٹتی ہے، مثلاً آگ کی عادت ہے کہ وہ جلائے لیکن اگر کبھی اللہ تعالیٰ اسے ٹھنڈا بنا دیں (جیسا کہ نارِ نمرود صداقت ابراہیم کے لیے عادت عامہ کے خلاف ٹھنڈی کر دی گئی تھی) کہ آگ تو ہو مگر اس کی حرارت مسلوب ہو جائے تو یہ رب العزت کی ہمہ گیر قدرت کا اظہار ہوگا یہ امر قانون اسباب کے تو خلاف ہوگا لیکن قانون قدرت کے خلاف نہ ہوگا اسی اظہار قدرت کو معجزہ اور کرامت کہتے ہیں معجزے کا رُخ عموماً کفار کی طرف ہوتا ہے اور انہیں عاجز کرنا مقصود ہوتا ہے کرامت میں ولی کی عزت اور تکریم ہوتی ہے ولی کی طرف سے تحدی اور دعویٰ نہیں ہوتا۔

دورۃ القرآن الکریم وعلومہ ہر جمعہ صبح 9:00 تا 11:00 بمقام: مسجد اختر گلستانِ جوہر، بلاک ۱۲ کراچی
رابطہ نمبر +92 332 3158542 +92 332 3264993
بذریعہ انٹرنیٹ LIVE موبائل ایپ Ghurfa www.HazratFerozMemon.org

اللہ تعالیٰ نے عام عادتِ اسباب کے خلاف بارہا اس طرح اظہار قدرت کیا ہے عام عادت کو کبھی کبھی توڑتے رہنا خود ایک قانونِ قدرت رہا ہے اللہ تعالیٰ کے اس اظہار قدرت کو اس کی عادت خاصہ بھی کہہ دیتے ہیں جسے وہ اپنے برگزیدہ بندوں کی صداقت ظاہر کرنے کے لیے کبھی کبھی ظاہر فرماتے رہتے ہیں یہ عادت عامہ اور عادت خاصہ دونوں فطرت خداوندی اور سنت الٰہیہ ہیں دونوں میں فرق نہ کر سکنے کی وجہ سے بعض لوگوں کو معجزہ کی حقیقت سمجھ نہ آسکی اور وہ معجزات کو فطرت اللہ اور قانون الٰہی کے خلاف سمجھ بیٹھے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کا یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عادات عامہ نہیں بدلتی اور خرق عادت امور ظاہر نہیں ہو سکتے ......سنت الٰہیہ اللہ تعالیٰ کی عادت عامہ اور عادتِ خاصہ دونوں کو شامل ہے جو چیز نہیں بدل سکتی وہ سنت الٰہیہ ہے نہ کہ فقط عادتِ عامہ یہ لوگ نہ سمجھنے کی وجہ سے فوق عادت کو قدرت کے خلاف سمجھنے لگ گئے یہاں تک کہ معجزات کا انکار کر دیا یا ان کے معنی بدل دیئے کیونکہ رب العزت کی عادتِ خاصہ ان کی سمجھ سے بالا تھی اور وہ اپنی سمجھ کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے۔

یاد رکھیئے کہ قانونِ قدرت کی صحیح تفہیم اور تعظیم اسی وقت ہوتی ہے جب خدا کی ہمہ گیر قدرت اسباب کے سہاروں سے بے نیاز ہو کر ظہور کرے پس معجزہ عادتِ عامہ کے خلاف قدرت خداوندی کا ایک ایسا اظہار ہے جو اپنے وقت کی تمام مخلوقات کو عاجز کر دیتا ہے۔

قرآن پاک کے اعجاز کی معرفت میں شیخ عبد القادر جرجانی (مصنف دلائل الاعجاز) اور علامہ جار اللہ زمخشری (صاحب کشاف) امام فن کا درجہ رکھتے ہیں یہ دونوں بزرگ عرج تھے، اہل علم میں یہ جملہ مشہور ہے۔ لم یدر اعجاز القرآن الا الاعرجان احدھما من زمخشری والاخر من جرجان ان کے ساتھ تیسرا نام امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری کا لیا جاتا ہے جن کے ذوق عربیت اور ادراکات کو دیکھ کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے کم ترك الاول الاٰخر کتنے ہی وہ گوشہائے کمال ہیں جو پہلے پچھلوں کے لیے چھوڑ جاتے ہیں، اس صدی کے علماء مصر میں شیخ مصطفیٰ الرافعی مرحوم (مصنف اعجاز القرآن) بھی اس باب میں بلند پایہ ادراک رکھتے تھے۔ متقدمین میں سے ابوعثمان الجاحظ (متوفی ۲۵۵ھ صاحب نظم القرآن) شیخ ابوعبد اللہ الواسطی المعتزلی (متوفی ۳۰۶ھ صاحب اعجاز القرآن) شیخ ابوبکر الباقلانی القاضی (متوفی ۴۰۳ھ صاحب اعجاز القرآن) اور امام رازی (متوفی ۶۰۶ھ صاحب نہایۃ الایجاز) نے اس موضوع پر نہات کامیاب قلم اٹھایا ہے۔

علامہ محمود آلوسی نے بھی روح المعانی میں قرآن پاک کی شان اعجاز کو متعدد مقامات پر موضوع بنایا ہے اردو اس باب کی کامیاب ترین تالیف شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتاب اعجاز القرآن ہے، ہم نے ان ذخائر علمیہ سے حسب بساط استفادہ کرنے کی کوشش کی ، فجز اھم اللہ احسن الجزاء

رأس المتکلمین حضرت علامہ رحمت اللہ الکیرانوی ثم المکی قدس سرہ العزیز اپنی مایہ ناز اور نادر علمی کتاب ازالہ الشکوک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

قرآن پاک کی شانِ اعجاز پر لفظی و معنوی صنائع و بدائع بھی اپنی مثال آپ ہیں ابن ابی الاصبع نے اعجاز القرآن کے موضوع پر سوقسم کے صنائع و بدائع نقل کیے ہیں انکے مطالعہ سے نکتہ دان طبیعت پھڑک اُٹھتی ہے اور صاحبِ نظر انسان اسلوب قرآن کی دور رس گہرائیوں میں کھو جاتا ہے۔

قرآن کریم ان امور کے بیان پر مشتمل ہے جو حقیقت میں مفاد دارین (دنیا و آخرۃ) کا لب لباب ہیں۔گویا انبیاء علیہم السلام کے ارسال سے وہ امور غرض اصلی اور علت غائی ہیں۔قرآن کریم کا کوئی رکوع اور کوئی بڑی آیت ایسی نہیں کہ اس میں ان امور میں سے کسی امر کا بیان نہ ہو اور وہ اُمور یہ ہیں:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کا بیان: جیسے اللہ تعالیٰ واحد، قدیم، قدیر، حکیم، خبیر، آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا، عالم، سمیع، بصیر، متکلم، رازق، رحمٰن، رحیم، حلیم، صبور، عادل اور سب سے زبردست اور مقدس اور زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کہ وہ جمیع معائب و نقائص سے جیسے حدوث، تغیر، عجز، جہل، ظلم اور یہ کہ وہ جسمیت اور جہت وغیرہا سے پاک ہے۔

۳۔ توحید خالص کی طرف دعوت اور شرک و تثلیث سے کھلی روک ٹوک۔

۴۔ انبیاء علیہم السلام کا ذکر خیر۔

۵۔ انبیاء کرام کی گوسالہ پرستی، بت پرستی، سحر اور افعال قبیحہ سے برأت۔

۶۔ ان لوگوں کی تعریف جو انبیاء پر ایمان لائے۔

۷۔ انبیاء کے مخالفین کی مذمت۔

۸۔ سب انبیاء پر ایمان لانے کی تاکید۔

۹۔ اس امر کا وعدہ کہ انجام کار انبیاء پر ایمان لانے والے ان کے منکرین پر غالب ہوں گے۔

۱۰۔ قیامت کی حقیقت اور جزا اور سزا۔

۱۱۔ جنت اور جہنم کا ذکر۔
۱۲۔ اس عالمِ فانی کی بے ثباتی کا ذکر۔
۱۳۔ عالم بقاء (اگلے جہان) کی بہتری اور پائیداری کا ذکر۔
۱۴۔ اشیاء کی حلت وحرمت
۱۵۔ تدبیر منزل کے احکام۔
۱۶۔ سیاست مدنی کے احکام۔
۱۷۔ اللہ اور اللہ والوں کی محبت پر تحریص
۱۸۔ معرفت اور حقیقت کی باتیں جو وصول الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔
۱۹۔ فاسقوں اور بے ادبوں کی صحبت اور ہم نشینی پر تہدید۔
۲۰۔ عبادات مالی اور بدنی میں نیت خالص رکھنے کی تاکید۔
۲۱۔ ریا اور سمعہ پر تہدید (روک ٹوک)
۲۲۔ اخلاق کی تہذیب کے لیے مجملاً اور مفصلاً تاکید۔
۲۳۔ برے خلقوں پر مفصلاً اور مجملاً تہدید
۲۴۔ اخلاقِ حسنہ مثل، علم، تواضع، کرم وشجاعت اور عفت وغیرہ کی ستائش۔
۲۵۔ بُرے خلقوں مثل غضب، کینہ، بخل اور ظلم وغیرہ کی مذمت۔
۲۶۔ تقویٰ کی نصیحت۔
۲۷۔ ذکر الٰہی اور عبادت کی ترغیب۔

اس میں شک نہیں کہ یہ سب امور عقلاً اور نقلاً محمود ہیں اور قرآن میں ان کا بار بار ذکر آتا ہے اور اکثر مقامات پر انہیں براہین عقلیہ اور نقلیہ سے مدلل کیا ہے حالانکہ یہ علوم و معارف عربوں کے پاس نہ تھے اور نہ ان کے پاس حکمت اور نبوت کی کوئی کتاب تھی۔ (ازالۃ الشکوک جلد ۱ ص ۱۳۱، ۱۳۲ علامہ رحمت اللہ کیرانوی طبع ۱۳۲۶ھ)

قرآن کریم کے وجوہِ اعجاز:

① قرآن کریم کے مفردات ② ترکیب کلمات ③ ایک نرالا اسلوب
④ مقاصد میں وجہ اعجاز ⑤ اخبار بالمغیبات ⑥ اثرات کی وجہ اعجاز
⑦ اثر اعدیم النظر تحفظ میں شانِ اعجاز